بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

توحید باریتعالیٰ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اس پر زور

شائع کردہ سکرٹری ترقی اسلام قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں توحید کی اہمیت

حضورؐ نے مذہب کا مقصد یہ بتایا ہے کہ انسان کا اللہ تعالےٰ سے تعلق ہو۔ اور اس تعلق کے لئے ضروری ہے کہ بندہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے متعلق صحیح علم ہو۔ اس کی عظمت ہیبت اور لاانتہا قدرتوں سے واقفیت رکھتا ہو۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام تعلیم کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کو ہی قرار دیا ہے اور تمام عبادات اور معاملات میں اس ایک ہی ذات کی محبت اور خوف کو داخل کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی توحید ذاتی اور صفاتی اور اسماء الٰہیہ کو اس طرح کھول کھول کر بیان کیا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ انسان کے سامنے آجاتا ہے۔ اور انسان کو وہ کیفیت ایمان و عرفان حاصل ہوتی ہے جس کے ذریعہ انسان تمام رذائل سے پاک ہو کر اپنے حقیقی معبود کی ہستی میں فنا ہو جاتا ہے اور اس کا ہر قول و فعل۔ ارادہ اور حرکت الٰہی رضا کے مطابق اور الٰہی اخلاق کے رنگ میں رنگین ہوتی ہے

اسی لئے قرآن کریم نے اسلام کا دوسرا نام "صبغۃ اللہ" رکھا ہے فرمایا صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عَابِدُوْنَ (بقرہ ع) پھر فرمایا کہ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (انعام ع آخری) کہ میری نماز۔ قربانی۔ زندگی اور موت۔ غرض ہر حرکت و سکون اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے۔

اسی تعلیم پر زور دینے کے لئے فرمایا ہے کہ دین و دنیا کی کامیابی کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان تمام معبودوں۔ ارادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر اپنی تمام توجہ اللہ تعا کی طرف لگاوے اور غیر اللہ سے نفع و نقصان کا متمنی نہ رہے۔ فرمایا بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (بقرہ ع۱۳) جو شخص اپنے نفس کو صرف اللہ تعالےٰ کے سپرد کرے گا وہ ہر خوف و حزن سے بچ جائے گا +

اسلام میں جس طرح توحید پر زور دیکر اس کی اہمیت کو ظاہر کیا گیا ہے ویسے ہی جانب مخالف یعنی شرک کی مذمت کر کے بھی اس پہلو کو نمایاں کیا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا:۔

(۱) وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ (حج ع) ترجمہ۔ جو شخص شرک کرتا ہے وہ گویا (اپنے عالی مقام اشرف المخلوقات سے) آسمان سے گرجاتا ہے اور پرندے اس کو اچک لیتے ہیں یا ہوائیں اس کو نہایت پستی تک لے جاتی ہیں +

(۲) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا (مریم ع آخری) ترجمہ۔ قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں کیونکہ یہ لوگ خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں +

(۳) لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (حٰم سجدہ ع۵) ترجمہ۔ سورج اور چاند (جو مادی دنیا کے سب سے مفید وجود

ہیں، کو بھی سجدہ نہ کرو۔ ہاں اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے +

(۴) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (نساء ع) ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ شرک کو ہرگز معاف نہ کرے گا (بجز توبہ) ہاں اس کے علاوہ دوسرے گناہوں کو جہاں اس کی مشیت ہوگی معاف فرما دے گا +

انسان کی عملی زندگی میں توحید کی تعلیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کے لئے جو دستور العمل مقرر فرمایا ہے وہ سراسر توحید سے لبریز ہے۔ اسلام میں داخلہ کے لئے جس اقرار پر بنیاد رکھی ہے وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ کہ سوائے اللہ کی ذات کے کوئی معبود۔ محبوب اور مسجود نہیں۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندے ہیں +

ایک مسلمان بچہ کی ولادت پر اس کے کان میں سب سے پہلی آواز اذان کی صدا ہوتی ہے۔ جس میں تمام عظمت و جبروت اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف ہی منسوب کی گئی ہے۔ آٹھ دس سال کا ہونے پر اسے نماز کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور اس کا ماحول ایسا ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت توحید کی ندا ہی سنتا ہے۔ اذان۔ اقامت وغیرہ میں اور پھر نماز میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے ہی سامنے انتہائی تذلل کروایا جاتا ہے۔ اور تمام ماسوی اللہ سے براءت کروائی جاتی ہے۔ ہر روز پانچ وقت کا یہ سبق ناقابل فراموشی ہوتا ہے۔ مرتے وقت بھی ارشاد ہے "من کان اٰخر کلامہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دخل الجنۃ" (ابو داؤد۔ ریاض الصالحین ص۲۰۰) کہ جو شخص آخری وقت میں بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا پابند ہوگا وہ جنت میں داخل ہو جائیگا لقنوا موتاکم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (مسلم کتاب الجنائز) جنازہ پڑھنے اور میت کو لحد میں اُتارنے کے وقت بھی الکبریاء للّٰہ کا ہی سبق دیا ہے

تکمیل توحید کے لئے اپنی ذات سے اُلوہیت کی نفی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی فراست نے دیکھا۔ کہ مجھ سے پہلے بعض نبیوں کو معمولی کارناموں کی وجہ سے خدا یا خدا کا بیٹا بنایا گیا

ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میری امّت کے لوگ بھی میرے کاموں کی وجہ سے کبھی شرک کے گندے عقیدہ میں مبتلا ہو جائیں۔ اس لئے آپ نے مسلمان ہوتے وقت ہی ہر شخص سے اقرار لیا۔ "اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمدًا عبدہٗ و رسولہٗ۔ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔" اور آیندہ ہر نومسلم سے اس اقرار کا لینا ضروری قرار دیا۔ گویا آپ نے توحید کو کامل صورت میں بیان فرما کر اس میں ہر قسم کی رخنہ اندازی سے زبردست روکیں قائم کر دیں +

بایں ہمہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں اس باب میں مفصل بیانات ہیں مثلاً فرمایا

(۱) قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا (یونس ع ۵) ترجمہ۔ کہدے کہ میں اپنے نفس کے ضرر اور نفع کا مالک نہیں +

(۲) لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ (اعراف ع ۲۳) ترجمہ۔ اگر میں غیب جانتا تو خیر کو جمع کر لیتا۔ اور مجھے کچھ ضرر نہ پہنچتا +

صحیح احادیث میں ہے آپ نے فرمایا:۔

(۱) لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسی بن مریم (شمائل ترمذی ۲۳) ترجمہ۔ تم میری تعریف میں ویسا مبالغہ نہ کرنا جیسا کہ نصاریٰ نے مسیح کی شان میں غلو سے کام لیا۔ (یعنی مجھے خدا کا بیٹا نہ بنانا) +

(۲) مرض الموت میں بھی حضور نے دعا فرمائی:۔

اللّٰھم لا تجعل قبری وثنًا یعبد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ترجمہ۔ اے خدا میری قبر کو بت نہ بنا جسے لوگ پوجتے ہوں +

اقسام شرک اور ان کے اخلاقی نقائص

(۱) بت پرستی۔ اس کے متعلق فرمایا۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (حج ع ۴) یعنی بتوں کی پرستش سے علاوہ گناہ اور نافرمانی الٰہی کے بعض گندے اخلاق اور جھوٹ کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کو

جعلی معبودوں کے قیام کے لئے بہت سے جھوٹے قصے گھڑنے پڑتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس قسم شرک سے انسانی قربانی کا عملی گناہ صادر ہوتا ہے اور بسا اوقات نادان ایسا کر بیٹھتے ہیں حالانکہ یہ بہت بڑا جرم اور گناہ ہے کہ انسان کا خون بت وغیرہ کے لئے گرایا جاوے +

(۲) **عناصر پرستی**۔ فرمایا۔ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ (حم سجدہ ع ۵) عناصر پرستی کا نتیجہ جہالت۔ کمی علم۔ کم ہمتی اور انسانی خوبی سے تغافل اور پست خیالی پیدا ہوتی ہے کیونکہ انسان ان چیزوں سے خدمت لینے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن جب وہ ان کو معبود قرار دے لیتا ہے تو وہ انکی تحقیقات نہیں کر سکتا اسلام نے اسی لئے فرمایا ہے وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ (جاثیہ ع) کہ یہ تمام چیزیں تمہاری خادم بنائی گئی ہیں۔ تم ان سے کام لو +

(۳) **ابنیت کا عقیدہ**۔ اس قسم شرک کے معتقد کی ذہنیت اس طرف چلی جاتی ہے کہ وہ غلط طور پر خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق غیر معمولی خیال کرتا ہے اور اخلاقی اور مذہبی ذمہ واری کو پورے طور پر ادا نہیں کرتا۔ قرآن کریم نے یہود وغیرہ کا جو کہ عزیر کو خدا سمجھتے تھے ذکر کر کے فرمایا ہے:۔

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةً کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم صرف چند روز تک آگ میں رہیں گے + فرمایا۔ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (بقرہ ع) کہ کیا تم نے اللہ تعالےٰ سے عہد کر لیا ہے یا تم بطور افترا یہ بات کہتے ہو؟ یعنی یہ خیال سراسر غلط ہے +

(۴) **ثانویت الٰہ کا عقیدہ**۔ دو خداؤں کے ماننے سے بھی نظام عالم مادی اور اخلاقی قائم نہیں رہ سکتا۔ جب تک انسان ایک قدوس ذات کے سامنے اپنے آپ کو جوابدہ نہیں سمجھتا وہ اخلاقی تکمیل کے لئے جدوجہد نہیں کر سکتا۔ اسی لئے فرمایا۔ لَوْ كَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ اس جگہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام نے نیکی کی تعریف ہی یہ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مستجمع صفات کاملہ کے ساتھ تطابق پیدا کیا جائے

جتنا جتنا انسان اس رنگ میں رنگین ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ نیک ہوتا ہے اور نیکی میں ترقی کرتا ہے۔ پس اخلاقی تکمیل کے لئے توحید کا عقیدہ نہایت ضروری ہے +

اسلام نے توحید باری کے بارہ میں نہایت مفصل تعلیم دی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ تم خدا تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک مت قرار دو۔ وہ اپنی ذات میں یگانہ اور بے مثال ہے تم اسکی صفات میں اس جیسا کسی کو مت خیال کرو وہ اپنی صفات میں بے مانند ہے تم اس کے کاموں کو اس کے غیر کی طرف منسوب مت کرو۔ وہ اپنے کاموں میں یکتا ہے تم اسکی تعظیم اور عبادت میں کسی کو اس کا ہمسر مت بناؤ۔ وہ واحد اور اکیلا خدا ہے جو ازلی ابدی ہے تم کو اسی باقی رہنے والی ہستی سے حقیقی محبت کرنی چاہیئے باقی سب چیزیں فانی ہیں

واحد ہے لا شریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اُس کو فنا نہیں

قرآن شریف میں ہر شق کے متعلق متعدد آیات موجود ہیں نمونہ کے طور پر چند پیش کی جاتی ہیں :-

(۱) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

کہدے کہ اللہ ایک ہی ہے وہ سب کا سہارا ہے نہ اُس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کوئی اُس کا ہمسر ہے +

(۲) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

(بقرہ ع ۳۴) ترجمہ۔ اللہ کی ذات ہی قابلِ عبادت ہے وہ زندہ اور زندہ کرنے والا۔ اور خود قائم اور دوسروں کا سہارا ہے۔ وہ نیند اور اونگھ سے پاک ہے۔ اسی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ کون اس کے سامنے بجز اس کی اجازت کے شفاعت کر

سکتا ہے وہ خوب جانتا ہے جو انسانوں نے آگے کیا یا آیندہ کرینگے اور ان کو اللہ کے علم سی کچھ بھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی حکومت بلند گرّوں اور زمین پر ہر جگہ حاوی ہے۔ اور اس کو ان تمام کاموں سے کوئی کوفت نہیں ہوتی۔ وہ بہت بلند شان والا۔ اور بزرگی والا ہے +

(۳) ۔ ۔ ۔ يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللهِ وَالَّذِينَ اٰمَنُوٓا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ ع (پ۲ ع) ترجمہ۔ بت پرست اپنے بتوں سے ویسی ہی محبت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیئے۔ اور جو مومن ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی محبّت میں نہایت مضبوط ہوتے ہیں یعنی دُنیا و مافیہا کی محبت خدا کی محبت سے ٹکرا نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی محبت انپر غالب ہوتی ہے۔

اسلام نے توحید کا دلربا عقیدہ اپنی احسن صورت میں پیش فرما کر انسان سے اپیل کی ہے کہ جب ہر چیز بجُز اُسکی ذات کے فنا پذیر ہے اور زمانہ اس میں تغیر پیدا کر رہا ہے۔ تو تم کو اسی دائمی ذات سے وابستگی پیدا کرنی چاہیئے۔ حضرت ابراہیم کا قول کیا ہی پُرحکمت ہے کہ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ۔ کہ غروب ہو جانے والے اور متغیر وجود سے میں کیونکر حقیقی وابستگی پیدا کروں ؟

دلائل توحید

اسلام نے صرف توحید اور اسکی حقیقت کو ہی بیان نہیں فرمایا۔ بلکہ اس کے لئے عقلی دلائل اور براہین بھی پیش فرمائے ہیں :-

(اوّل) **نظام عالم کی باقاعدگی**۔ فرمایا۔ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا

(دوم) **دنیا کی** ہر چیز کا اپنی مقدار اور اندازہ میں بند ہونا۔ اور ہر حقیقی ضرورت کے سامانوں کا موجود ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیل ہے اگر ایک خدا نہ ہوتا۔ تو نہ تو دنیا کی ہر چیز میں ایک ربط اور

(۱) اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ۔ (رعد ع)

(۲) خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا (فرقان ع)

(۳) اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى (طٰہٰ ع)

(۴) وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ

نسبت ہوتی - اور نہ ہی ضرورت کے ساتھ اس کے پورا کرنیکے سامان بھی مہیا ہوتے بلکہ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ پیاس تو ہے مگر اس کو دُور کرنے کے لئے پانی وغیرہ نہیں - غرض نظام عالم کی وحدتِ ترتیب وحدتِ صانع پر گواہ ہے + ...

. . . .

. . . .

. . . .

لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ (ابراہیم ع ۵)
ترجمہ۔ اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ اکیلا اور ہر چیز پر متصرف اور غالب ہے اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور ہر چیز کے اندازے مقرر فرمائے ہیں۔ اس نے ہر چیز کو بنایا۔ اور اس کے مناسب سامانِ ضرورت پیدا کئے۔ اے انسانو! اس نے تمہاری ہر فطرتی خواہش کو پُورا کیا۔ اور اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔ مگر با اینہمہ انسان مشرک اور انکاری ہو جاتا ہے۔ نعمتوں کے ذکر کے بعد ظلوم کے لفظ کو رکھ کر شرک کی مذمت کی ہے پس ہے۔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۝

(سوم) فطرتِ انسانی کی آواز۔ جب انسان پر مصیبت آتی ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہے اور اسی کے آگے گرتا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ توحید کا عقیدہ ایک فطرتی عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) . . . . وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ (انعام ع ۴)

(۲) اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (النمل ع ۵) کہ بتلاؤ جب تم بے بس ہو جاتے ہو تو کیا باقی معبودوں کو بلاتے ہو یا صرف اللہ تعالےٰ کو۔ جب صرف اللہ تعالیٰ کو بلاتے ہو تو معلوم ہوا کہ تمہاری فطرت خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہ ہے +

(چہارم) اللہ تعالیٰ کی صفات۔ اس کے حُسن و احسان کو بطور دلیلِ توحید بیان فرمایا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (بقرہ ع۳) ترجمہ۔ اے لوگو! اللہ کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور تمہارے آباؤ اجداد کو بھی۔ وہ خدا جس نے تمہاری خاطر زمین کو بچھونا۔ اور آسمان کو چھت بنایا۔ اور بادلوں سے پانی اُتارا اور تمہارے رزق کے لئے مختلف پھل پیدا کئے (گویا حسن اور احسان کو مکمل کر دیا) تم اُس کا کوئی شریک نہ بناؤ اور تم جانتے ہو +

(پنجم) انبیاء و بزرگان مذہب کی شہادت۔ قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ ہر مذہب کا نبی اور رسول دنیا میں توحید کی تعلیم ہی لے کر آیا تھا۔ اور یہ اتفاق عالمگیر اتفاق اس بات پر پختہ شہادت ہے کہ درحقیقت اللہ تعالےٰ واحد ہے۔ اندریں صورت توحید کا عقیدہ ہی مذاہب کی صلح کا ذریعہ ہو سکتا ہے اسی بنار پر اسلام نے کہا ہے :-

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ الاٰیۃ (آل عمران ع۷) اے اہل کتاب آؤ ہم ایک بات پر متفق ہو جائیں جو بلحاظ اصولی تعلیم کے تمہارے لئے اور ہمارے لئے یکساں ہے یعنی ہم سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو معبود نہ بنائیں +

قرآن مجید نے اس شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے +

وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ (آل عمران ع۲) +

یعنی خدا تعالیٰ اپنے نشانوں۔ اپنی قدرتوں۔ اور تجلیات کے ذریعہ اپنی توحید کو منواتا ہے۔ اور خدا کے برگزیدہ انبیاء اور دیگر اہل علم بھی اس امر کی شہادت دیتے کہ خدا تعالےٰ اپنی ذات و صفات میں یگانہ ہے۔ گویا قرآن پاک کا یہ دعویٰ ہے کہ جملہ رسول توحید کا پرچار کرنے کے لئے ہی آئے تھے فرمایا وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل ع۵)

ترجمہ۔ ہم نے ہر اُمّت میں رسول بھیجے ہیں۔ جو یہ تعلیم دینے کے لئے آئے کہ ایک اَللہ ہی کی عبادت کرو۔ اور بتوں وغیرہ کو ترک کردو۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدا ر دنیا سے توحید پرست اقوام کو ہی غلبہ رہا ہے۔ خدا کی تائید ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ مشرک خدارسیدہ نہیں ہو سکتا۔ لَا یُکَلِّمُهُمْ وَلَا یَهْدِیهِمْ سَبِیْلًا ہ۔

(ششم) اسلام نے انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا ہے۔ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ۔ اور یہ ایک کھلی بات ہے کہ معبود ہمیشہ اعلیٰ ہونا چاہیئے۔ لہٰذا جملہ مخلوقات میں سے کوئی چیز انسان کی معبود نہیں ہو سکتی۔ اس کا معبود صرف اور صرف ایک خدائے خالق ہی ہو سکتا ہے۔ فرمایا :۔

(۱) خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ؕ +

(۲) وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ +

(۳) وَجَعَلْنَا کُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ (یونس ع) +

آنحضرت صلعم کا توحید کے لئے عشق و قربانی

آنحضرتؐ کی زندگی کا ہر لمحہ توحید کی اشاعت میں صرف ہوتا تھا۔ اسی حالت اور انہماک کو دیکھ کر مشرکین مکہ کہا کرتے تھے۔ عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ (آنحضرتؐ اپنے رب کے عاشق ہیں)

آپؐ نے شرک کی سرزمین میں علم توحید بلند کیا۔ اور قوم کے لوگوں نے ہر رنگ میں آپ کو توحید کی اشاعت سے باز رکھنا چاہا۔ مگر ناکام ہوئی۔ ابوطالب جو حضور کے چچا اور کفیل تھے ان کے ذریعہ سے کہلوایا۔ پھر ایک نمائندہ کو بھیجا اور طمع دلائی۔ کہ ہم آپ کو بادشاہ بنا لیتے ہیں۔ سب اموال آپ کے سپرد کر

دیتے ہیں۔ اور بہترین خوبصورت عورت پیش کرنے کو تیار ہیں۔ مگر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تم سورج کو میرے دائیں اور چاند کو بائیں لاکر بھی کھڑا کر دو تب بھی میں توحید کے اعلان سے نہیں رُک سکتا۔ چنانچہ دشمنوں نے آپ کو ہر رنگ کی اذیتیں پہنچائیں۔ آپ کو مع اپنے اہل وعیال کے شعب ابی طالب میں محصور ہونا پڑا۔ اور لمبے عرصہ تک انہی جانگداز مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے توحید کی اشاعت فرمائی۔ اہلِ طائف کو خدائے واحد کے نام پر دعوت دینے کے لئے وہاں تشریف لے گئے۔ ان لوگوں نے گالیاں دیں۔ پتھر برسائے ٹخنے لہو لہان کر دیئے۔ توحید کی خاطر ہی آپ نے اپنے وطن مالوف (مکہ معظمہ) سے ہجرت فرمائی۔ اور غارِ ثور میں پناہ گزین ہوئے۔ جنگ اُحد میں حضور کے دانت شہید ہو گئے۔ اور حضور غش کھا کر گر پڑے۔ آپؐ کے صحابہ کو محض اس لئے کہ "قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ"۔ وہ توحید کے قائل ہو گئے بے دریغ قتل کیا گیا۔ حضرتؓ بلالؓ کو جلتی ریت پر لٹا کر توحید سے روکا جاتا تھا۔ مگر اس توحید کے عاشق کے مُنہ سے اَحَدٌ۔ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے) کی آواز آتی تھی +

غرض خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاعت توحید کے لئے ہر قسم کی قربانی کی۔ اور آپ کے صحابہ نے بھی ہر رنگ کی مصیبت اُٹھا کر توحید کو پھیلایا۔ جس سے ظاہر ہے کہ خود حضور کو توحید سے کس قدر محبت تھی۔ اور آپ نے اپنے متبعین کے قلوب میں توحید کی محبت کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ واصحابہ وبارك وسلم +

حضور کو اللہ تعالیٰ کے نام کے لئے جو غیرت تھی وہ اس واقعہ سے ظاہر ہے جو جنگ اُحد میں پیش آیا۔ مشرکین نے اپنی عارضی فتح کی خوشی میں للکارا۔

کہ کیا محمدؐ (صلعم) ہے؟ آپ نے صحابہ کو جواب دینے سے روک دیا۔ ایسا ہی ابوبکرؓ۔ عمرؓ کے متعلق بھی جواب نہ دیا۔ لیکن جب مشرکوں نے کہا۔ اُعْلُ ھُبَل۔ ھبل (بُت کا نام) بلند ہو۔ تب آپ نے فرمایا اور حکم دیا کہ باآواز بلند کہو "اللہ اعلیٰ واجلّ" اللہ ہی بلند اور بزرگ ہے +

حضور اور آپؐ کے خدام کی قربانیاں شرف قبولیت پا گئیں۔ اور آپ کی آواز کو دُنیا میں بے نظیر مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ آپ نے نہ صرف عرب کی مردہ قوم کو زندہ کیا۔ بلکہ شرک کی ظلمت کو روئے زمین سے پاش پاش کر دیا۔ اور آفتاب۔ توحید کے نور سے افریقہ۔ یورپ۔ چین۔ ایران۔ شام اور ہندوستان وغیرہ کی زمین کو منوّر کر دیا۔ اور انسانوں کو جو پتھروں۔ درختوں اور حیوانات بلکہ خود انسانوں کے آگے سربسجود تھے۔ ان کو خالق حقیقی کے آستانہ پر لا کر جھکا دیا ؎

کرد ثابت بر جہاں عجزِ بُتاں
وا نمودہ زورِ آں یک قادرے

تا نماند بے خبر از زورِ حق
بُت ستا و بُت پرست و بُت گرے

توحید الٰہی کی اشاعت میں جو کامیابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی۔ وہ آپ کی شان۔ اور آپ کی قربانیوں کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ اسکی نظیر کسی دوسرے نبی یا بزرگ میں بھی نہیں پائی جاتی +

اللھم صلّ علیہ وسلم

خاکسار

سکرٹری ترقی اسلام قادیان